حج وفد کے قائد مولانا کوثر نیازی کی قصر الحمراء عرب میں شاہ فیصل سے جو ملاقات ہوئی اور مولانا موصوف نے جناب صدر بھٹو کا مبارکباد اور نیک تمناؤں کا پیغام بھی سعودی عرب کے شاہ فیصل کو پہنچایا جس میں صدر محترم نے پاکستان کے مسائل سے گہری دلچسپی اور نیک جذبات کے اظہار پر شاہ فیصل کا شکریہ ادا کیا ہے۔ اور شاہ فیصل نے اس پیغام کے جواب میں یہ کہا کہ پاکستان کے لئے اب تک جو کچھ ہم نے کیا ہے اور مستقبل میں بھی جو کچھ کریں گے وہ ہمارا دینی فریضہ ہے، اخوتِ ایمانی کے اعتبار سے آپ ہمارے بھائی ہیں۔ شاہ موصوف نے پاکستانی جنگی قیدیوں کا بھی تذکرہ کیا اور حج وفد کے قائد سے اظہار کیا کہ ہم نے بھارت سے کہا ہے کہ وہ جنیوا کنونشن کا احترام کرتے ہوئے پاکستانی جنگی قیدیوں کو رہا کر دے۔ پاکستانی جنگی قیدیوں پر فائرنگ کر کے انھیں شہید کرنے کے واقعات پر بھارت کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ بھارت جنگی قیدیوں کے ساتھ ناجائز سلوک کر رہا ہے اور اس کے اس طرز عمل پر ہم خاموش نہیں ہیں، ہم اپنے دوستوں کو ساتھ لے کر بھارت کو پاکستانی جنگی قیدیوں کی رہائی کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، شاہ فیصل نے یہ بھی کہا کہ ہم نے بھارت سے کہا ہے کہ پاکستانی جنگی قیدیوں کو روک کر وہ بین الاقوامی قانون، روایات اور جنیوا کنونشن کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ شاہ نے کہا کہ بھارت نے جنیوا کنونشن پر دستخط کئے ہیں اس لئے اسے اپنے اس عہد کا احترام کرنا چاہئے۔ سعودی عرب کے شاہ فیصل کے ان خیالات کو ہم قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اس سے اسلامی برادری اور دینی حمیت کو عالم اسلام میں تقویت پہنچتی ہے۔ اور یہ عوامی صدر کی اس پالیسی کا نتیجہ ہے کہ پاکستان مسلم ملکوں کے درمیان اتحاد اور تعاون کا خواہاں ہے۔

شکارپور سندھ کے مشہور ادیب، مؤرخ اور شاعر جناب شفیع احمد علوی طویل عرصہ سے دمہ اور داء الفیل کے مرض میں مبتلا رہ کر بالآخر دار فانی سے رحلت کر کے دارِ باقی

میں جا پہنچے۔ موصوف سے بیس سال کی مدت سے احقر راقم کے ذاتی مراسم تھے، کراچی کے قیام کے زمانے میں مرحوم سے علمی اور ادبی محفلیں ہوتی رہتی تھیں۔ عربی فارسی اور سندھی تینوں زبانوں کے بڑے ادیب اور عالم تھے، فارسی اور سندھی زبان کے عظیم شاعر بھی تھے اور اوج تخلص تھا۔

مرحوم علوی، شکارپور سندھ کے مشہور علوی خاندان کے فرد تھے۔ اسی خاندان کے مؤسسِ اعلیٰ الحاج فقیر اللہ علوی شکارپوری بارہ صدی ہجری کے نامور محدث اور بزرگ گزرے ہیں جو کہ جلال آباد سے ہجرت کر کے شکارپور سندھ کو رشد و ہدایت اور تعلیم کا مرکز بنایا۔ دنیا کے نامور عالم مخدوم محمد ہاشم ٹھٹوی سندھی کے اجلہ تلامذہ میں سے تھے اور پھر مکہ مکرمہ جاکر مخدوم ٹھٹوی کے شیخ، مفتی عبدالقادر مکی سے بھی استفادہ کیا اور سندِ حدیث حاصل کی، طریقت میں حضرت مسعود پشاوری کے خلیفے تھے اور سندھ میں نقشبندیت کے پیر طریقت رہے۔ کئی علمی تصانیف بھی چھوڑیں جیسے قطب الارشاد، مکتوبات وغیرہ۔ اس خاندان کا بڑا علمی کتب خانہ بھی رہا ہے اور ہر دور میں بڑے بڑے علماء اور ادباء ہوتے رہے ہیں۔ شفیع احمد علوی مرحوم کے ہاں بھی قلمی کتابوں کا بڑا نادر ذخیرہ تھا، جن میں مسند امام احمد بن حنبل کے رجال پر مخدوم قائم سندھی ٹھٹوی کی نادر روزگار تالیف تھی جو ان کو سید مظفر حسین تاجر کتب حیدر آباد دکن سے ہاتھ آئی تھی۔ اب نہ معلوم کہ ان نایاب کتابوں کا کیا ہوا؟ ہم اس جانکاہ سانحہ میں علوی مرحوم کے بڑے بھائی اور ان کے بھانجے جناب امین اللہ علوی اور دوسرے اعزہ سے شریک غم ہیں اور پروفیسر امین اللہ سے یہ امید اور استدعا کی جاتی ہے کہ مرحوم کی کتابوں کو قبضے میں کر کے ایک فہرست بنائی جائے اور اس کی اشاعت کی جائے پھر ان میں سے نایاب کتابوں کو خود یا کسی علمی ادارے کے ذریعہ اشاعت اور طباعت کا انتظام کر کے مرحوم کی روح کو مسرور کیا جائے۔